

یقین قیامت پر

نمبر 3452

ایک خطبہ

شائع شدہ: جمعرات، یکم اپریل، 1915

ادا کیا گیا از طرف سی۔ ایچ۔ سپرجن

مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیونگٹن

تاریخ: جمعرات کی شام، 15 ستمبر، 1870

"وہ جی اُٹھا ہے۔"

مرقس 6:16 —

ہمارے خُداوند نے ہمیشہ اپنے شاگردوں کو یہ بتایا کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ مگر وہ اس بات سے حیران ہوئے کہ وہ مرے گا بھی — وہ یہ گمان نہ کرتے تھے کہ وہ ایسی بولناک موت سے گزرے گا، جیسی موت کی اُسے اکثر جھلکیاں دکھاتے سنا گیا۔ اگر وہ سمجھ پاتے اور سچ میں یقین رکھتے کہ وہ پھر جی اُٹھے گا، تو شاید وہ اُس کی موت پر یوں حیران نہ ہوتے، لیکن جب بھی وہ اس بارے میں کلام کرتا، اُن کے دل و دماغ — جیسے بعض اوقات اُن کی آنکھیں بھی — باز رکھے گئے تھے کہ وہ دیکھ نہ سکیں، اور اگر وہ اُس کا مفہوم پا بھی لیتے، تو وہ اُن کے مسیحا کی بادشاہی کے تصور کے اس قدر برخلاف ہوتا کہ وہ اُسے ایک حقیقت کے طور پر قبول نہ کر پاتے۔

—اب جو امر اس باب کے قاری کو اوّل نظر میں متوجہ کرتا ہے، وہی ہمیں اِس شب کی غور و فکر کا پہلا نکتہ فراہم کرے گا

اوّل: کلیسیا میں بے ایمانی کی تقریباً عالمگیر قوت

یہ ایک عمدہ مثال ہے جو ایک عام حقیقت کو روشن کرتی ہے، کیونکہ ہمارے نجات دہندہ نے اپنے شاگردوں کے کانوں میں صاف الفاظ میں فرمایا تھا کہ وہ پھر جی اُٹھے گا۔ پھر بھی تیسرے دن، جتنا ہم جانتے ہیں، کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا جو اس کے جی اُٹھنے کی توقع رکھتا ہو۔ جب انہیں یہ خبر دی گئی کہ وہ جی اُٹھا ہے، چشم دید گواہوں کے ذریعہ، اُن اشخاص کے ذریعہ جنہیں وہ مدتوں سے جانتے تھے اور جنہیں وہ قابلِ اعتبار جانتے تھے — تب بھی اُن سب نے اُس کی شہادت کو رد کیا۔ وہ یقین نہ کر سکے، اگرچہ بار بار انہیں اس کی گواہی دی گئی۔

جب تم اس باب کو پڑھتے ہو تو تم ایک کے بعد دوسرے واقعہ سے گزرتے ہو، جہاں یہ عام بے اعتقادی ظاہر ہوتی ہے، اُس امر کے بارے میں جس پر سب کو کامل ایمان ہونا چاہیے تھا۔

تم پہلے ان عورتوں کو پاتے ہو — نرم دل، محبت سے لبریز، جو خُداوند یسوع کی جسمانی زندگی میں اُس کی خدمت کرتی رہیں — اب اُن کی یہی محبت انہیں ایک بے ایمانی پر آمادہ کرتی ہے۔ اگر وہ جی اُٹھا ہے، اور اُس نے کہا تھا کہ وہ جی اُٹھے گا، تو پھر کفن کی کیا حاجت؟ خوشبو دار مرہموں، مُر اور مصالحہ جات سے اُس کی لاش کو خوشبودار کرنے کی کیا ضرورت؟ محبت تھی جس نے کہا، "اُسے مرہم لگاؤ"، لیکن یہ بے ایمان محبت تھی جس نے یہ سوچا کہ یہ کرنا ضروری ہے۔

ان پاک دلوں میں، جن میں آسمانی غیرت بھری تھی، وہ خمیر بھی پایا گیا جو تباہی لاتا ہے۔ لیکن مرد — جو کہ قوی تر جنس تھے، کیا وہ، جنہوں نے مسیح کے ساتھ چلا، اُس کی باتوں کو غور سے سنا، اُس کے کلام کا وزن کیا — کیا وہ ایمان لائیں گے؟
!نہیں

پطرس اور یوحنا، اگرچہ قبر پر آئے، تو بھی غمگین دلوں کے ساتھ آئے، اور صاف ظاہر ہے کہ ایسی کوئی امید نہ رکھتے تھے جیسی اُس کے جی اُٹھنے پر ایمان رکھنے والوں میں ہوتی۔ شاگردوں کی تمام جماعت گویا اس خیال سے منہ موڑ چکی تھی کہ یسوع مسیح جی اُٹھے گا۔

مگر کچھ خاص لوگ تھے — گیارہ۔ یہ برگزیدگان میں سے بھی برگزیدہ تھے، روحانی محافظ، نجات دہندہ کے خصوصی پاسبان۔ یقیناً، اگر اور کہیں ایمان مفقود ہو تو یہاں ضرور پایا جائے گا۔ وہ باغ میں اُس کے دکھ کے وقت تھے، کچھ تبور پر اُس کی جلالی صورت کو دیکھنے والے تھے، تین تو اُس بالاخانے میں بھی تھے جہاں اُس نے مُردہ کو زندہ کیا۔

انہوں نے اُس کے معجزات دیکھے، خود اُس کی طرف سے تقسیم شدہ وہ روٹیاں بانٹیں جو اُس نے معجزانہ طور پر بڑھا دی تھیں۔ انہوں نے اُسے پانی پر چلتے دیکھا—ایک تو خود پانی پر چلا، اور اُسے پتھر کی مانند سخت پایا، جب خُداوند نے اُسے بلایا۔

انہوں نے طوفان کو تھمتے دیکھا، بدروحوں کو نکلتے دیکھا، اور خُدا کی قدرت کے کئی حیرت انگیز نظارے دیکھے۔ یہ منتخب لوگ، خصوصاً وہ تین عظیم شاگرد، ضرور ایمان لائیں گے! لیکن وہ بھی اسی مرض میں مبتلا تھے—اپنے مالک پر ایسا ایمان نہ رکھا جیسا رکھنا چاہیے تھا۔

اور اب، میرا گمان ہے، یہ اُس تصویر کا عکس ہے جو کلیسیا میں ہمیشہ سے دیکھی گئی ہے۔ یہی سب سے بڑا گناہ—ایمانی—آج بھی خُدا کے لوگوں میں عام ہے۔

فرض کرو میں اُن عام ایمانداروں سے بات کرتا ہوں، اُن خاکساروں سے جو اپنے گھروں میں خُدا کی خدمت کرتے اور اپنی روزمرہ کی زندگی میں وفادار ہیں۔ کیا میں اُنہیں ایمان سے معمور پاؤں گا، خُدا کو جلال دیتے ہوئے؟ نہیں! میں اُن میں کچھ سے—زیادہ دیر بات نہیں کرتا کہ اُن کے شک و شبہ سننے لگتا ہوں، کہ آیا وہ خُدا کے ہیں بھی یا نہیں۔ کچھ گاتے سنے گئے—کیا میں خُداوند سے محبت رکھتا ہوں یا نہیں؟
"کیا میں اُس کا ہوں یا نہیں؟"

سچ ہے، میں اُن میں سے بہت سے خوش و خرم، مطمئن اور متوکل پاتا ہوں، لیکن وہ بھی ہمیشہ ایسے نہیں رہتے۔ بعض اوقات اُنہیں بھی خوف اور شبہ گھیر لیتا ہے، اور وہ گمان کرتے ہیں کہ شاید خُدا مہربانی کرنا بھول گیا ہے—کہ وہ اُنہیں یاد نہ رکھے گا۔

”یقیناً یہ قول سچ ہے: ”جب ابن آدم آئے گا، کیا زمین پر ایمان پائے گا؟“
وہ اُسے ڈھونڈے گا، اور دیر تک ڈھونڈے گا، کیونکہ اپنے ہی ایمانداروں میں ایمان ایک کمیاب چیز ہے—پانا دشوار۔

اگر میں عام ایمانداروں سے رُخ موڑ کر اُن لوگوں کو دیکھوں جو کلیسیا میں خدمت کے لیے مقرر کیے گئے ہیں—شوریٰ کے رُکن، بزرگ، خُداوند کی طرف سے کلیسیا کے لیے عطیہ—تو اے بھائیو، میں تمہارے بارے میں کیا کہوں؟ کیا میں بعض اوقات کلیسیائی خُدام میں ایک طرح کی سستی، ایک طرح کا خوف نہیں پاتا؟ کہ کہیں یہ قدم بڑا نہ ہو، یا وہ کوشش حد سے نہ بڑھ جائے؟ کیا میں نے نہیں سنا—اگرچہ کہا جا سکتا ہے کہ میں نے ذاتی طور پر ایسا نہ دیکھا—کہ بعض اوقات وہ جو کلیسیا کی قیادت کے لیے مقرر ہیں، خود ہی اُس کی راہ روک لیتے ہیں؟ اور جو خُدا کے مقدس کاموں میں سب سے آگے ہونے چاہیں، وہی بعض اوقات بوجھ بن جاتے ہیں؟

اور اگر وہ اپنے منصبی افعال میں ایسے ہیں، تو کیا وہ اپنے شخصی ایمان میں خُدا کے حضور بہتر ہوں گے؟ افسوس، اے اسرائیل، تیرے سردار کمزور ہیں! تیرے بہادر کانپتے ہیں۔

اب اگر میں اُنہیں دیکھوں جو خُدا نے خاص طور پر برگزیدہ کیے، جانیں جیتنے والے بنائے، کیا میں اُنہیں ہمیشہ اُس خُدا پر پُر یقین پاتا ہوں جس کا کلام وہ سناتے ہیں؟ کیا وہ ہمیشہ اُس ازلی قدرت پر کامل توکل رکھتے ہیں جس نے اُنہیں یہ خدمت بخشی؟

ہر شخص خود گواہی دے، مگر میرا اندیشہ ہے کہ ہم میں سے اکثر کو اپنے لیے نوحہ کرنا پڑے گا، اور یہ اقرار کرنا ہوگا،
”اے خُداوند، میں ایمان رکھتا ہوں؛ میری بے ایمانی میں مدد کر۔“

رسولوں کی دعا، ”اے خُداوند، ہمارا ایمان بڑھا،“ خادمینِ دین کے لیے بھی مناسب دعا ہے۔ کیونکہ اگر ہمارا ایمان نہ بڑھے، تو ہم کیسے توقع کریں کہ عام لوگوں کا ایمان بڑھے گا؟

مسیح کے خادمین کو چاہیے کہ وہ اُس کی لشکرگاہ میں پیش قدمی کرنے والے سپاہی ہوں—وہ جو دشمن کے علاقہ کا پہلے جائزہ لیں، جو فتح کی راہ ہموار کریں۔

انہیں چاہیے کہ وہ ہر خطرناک مہم میں پیش پیش ہوں۔ اُن کے دل کبھی نہ لرزیں—وہ اعلیٰ تدابیر والے، جری ارادوں والے ہوں—ایسے لوگ جو لامحدود قدرت پر بھروسہ رکھیں، جو غیب پر یقین کریں۔

کیا ہم ہمیشہ ایسے ہیں؟ یا ایسے ہوتے بھی ہیں تو کیا جس حد تک ہونا چاہیے، اُس حد تک؟ نہیں! مجھے خوف ہے کہ کلیسیا کی جو تاریخ اس وقت لکھی جا رہی ہے، وہ خُدا کی نظر میں بہت کچھ اس بے ایمانی سے داغدار ہے جو اُس کے تمام لوگوں میں پائی جاتی ہے۔

ایمان موجود ہے—میں خُدا کا شکر کرتا ہوں—اور بعض میں نہایت بلند درجہ کا ایمان بھی پایا جاتا ہے، لیکن ہم سب کو ملا کر دیکھیں، تو افسوس! ہمیں اپنے ایمان کی کمی کا رنجناک اعتراف کرنا پڑے گا، اُس زندہ خُدا پر جس پر ہمارا ایمان ہونا چاہیے۔

—اب، جب ہم اس باب کی طرف پھر رجوع کرتے ہیں، تو ہمیں غور و فکر کا دوسرا نکتہ میسر آتا ہے

II

وہ عظیم علاج جو خُداوند نے بے ایمانی کے ٹکھ کے لیے تجویز فرمایا :

جہاں تک اس باب کا تعلق ہے، اس کا لب لباب یہی ہے کہ وہ جی اُٹھا ہے۔ وہ مُردوں میں سے زندہ ہوا ہے۔ جہاں کہیں انسان کی بے اعتقادی کا ذکر آتا ہے، وہیں مسیح کی قیامت کی حقیقت ایک نور کی مانند پیش کی جاتی ہے تاکہ تاریکی کو مٹا دے۔

یہاں وہ عورتیں دکھ اور الجھن میں ہیں—تو وہ قیامت ہی ہے جو اُن کی الجھن کو دور کرتی ہے۔ ”کون وہ پتھر ہماری خاطر لڑھکائے گا؟“ لیکن وہ پتھر تو ہٹا دیا گیا، کیونکہ مسیح جی اُٹھا ہے۔ فرشتہ نے اس قید خانہ کے دروازے کو کھول دیا، کیونکہ وقت آ گیا تھا کہ قیدی آزاد ہو۔

خُداوند گویا ہمیں بتاتا ہے کہ ہمارے ہر اندیشے، ہر دشواری، ہر بند در کے لیے یہ سب سے برتر اور ارفع علاج یہی ہے:

”!“ خُداوند جی اُٹھا ہے

تم ایک زندہ نجات دہندہ کی خدمت کرتے ہو۔ کیا مشکل ہے؟ کیا وہ تقدیر کی راہ میں حائل ہے؟ وہ تو تقدیر کا بادشاہ ہے، کیونکہ ”سلطنت اُس کے کندھوں پر ہو گی، اور اُس کا نام عجیب، مشیر، خدای قادر کہلانے گا۔“

پس وہ مشکل جو تمہیں آسمانی راہ میں روکنے والی ہے، اگر تم اُس پر توکل کرو، تو لازم ہے کہ وہ جاتی رہے، کیونکہ یسوع زندہ ہے۔

اگر لشکر کا سردار مُردہ ہوتا، تو یہ ہم پر افسوس کی بات ہوتی کہ ہم ایک مردہ سردار کی پیروی کریں، لیکن چونکہ وہ زندہ ہے، اور قادرِ مطلق سے ملبوس ہے، پس دشواریاں اُس کے حضور بھاگ جائیں گی۔

کیا وہ مشکل ہماری خدمت کے متعلق ہے؟ کیا ہمیں سخت دلوں سے سابقہ ہے—اس بچے کے دل سے جس کی تبدیلی ہم اپنے اتوار کے مدرسہ میں چاہتے ہیں؟ یا شاید کسی ایسی جماعت سے جو تعصبات رکھتی ہے، جنہیں ہم ہر ہفتہ و عظ سناتے ہیں، اور جنہیں ہم اُس کے رُوح سے یسوع کی طرف مائل کرنے کی اُمید رکھتے ہیں؟

کیا ہمیں ایک ناشکر زمین میں ہل چلانا ہے، جہاں زمین ہل کو توڑ ڈالتی ہے؟ کیا ہمارے سامنے کچھ ایسا ہے جو پینل کا دروازہ اور لوہے کی دیوار دکھائی دیتا ہے؟

تو سن، اے خادم خُدا—یہی تیری تسلی ہے: خُداوند زندہ ہے۔

”وہ یہاں نہیں؛ وہ جی اُٹھا ہے۔“

وہ مردہ نہیں۔ اُس کی قدرت قبر میں مفلوج نہیں پڑی۔ وہ زندہ ہے، اور وہ تیرے آگے آگے چلتا ہے، اُن سب بہادروں کی پیشوائی کرتا ہے جو اُس کے تاج اور جلال کے واسطے جان دے چکے۔

پیش قدمی کرو، خُداوند کے نام سے! یہی تمہاری قوت ہو کہ یسوع زندہ ہے۔

اب سے، دشواریاں تمہارے لیے فقط فتوحات کا موقع ہوں، ایمان کی آزمائشیں بنیں، تاکہ اُس کی قدرت کے ظہور کا وسیلہ ہوں۔ پس جب بے ایمانی رکاوٹیں کھڑی کرے، تو ”خُداوند جی اُٹھا ہے“ اُن سب کا علاج ہے۔

اب فرض کرو کہ ہماری بے ایمانی خوف کی صورت اختیار کرے—جیسا کہ بعض اوقات ہوتا ہے۔ اُن نیک عورتوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ پانچویں آیت میں بیان ہے کہ وہ دہشت زدہ تھیں۔ اور آٹھویں آیت میں لکھا ہے کہ وہ قبر سے بھاگیں، کیونکہ وہ کانپتی تھیں۔

ہم بھی بہت سی باتوں سے خوف زدہ ہو سکتے ہیں۔ کچھ لوگ ایسے بزدل ہوتے ہیں کہ اپنی ہی پرچھائیں سے ڈر جاتے ہیں۔ مگر بعض حقیقی باتیں بھی ایسی ہو سکتی ہیں جو ہمیں لرزا دیں—اگر ہمارے پاس اپنے آپ سے بہتر کوئی سہارا نہ ہو۔

خوف زدہ مسیحی اُس شخص کی مانند ہوتا ہے جو ہوش و خرد کھو بیٹھا ہو—ایسا شخص اکثر وہی کام کرے گا جو اُس کے لیے مزید نقصان دہ ہو گا۔

اپنے ہوش میں رہنا، سکون رکھنا، مطمئن دل—یہ وہ اوصاف ہیں جو جانیں بچاتے ہیں، اور اکثر ایسی نازک گھڑی میں ایک نیک مقصد کو تباہ ہونے سے بچا لیتے ہیں۔

اگر تم ہنگامی حالات میں بھی پرسکون رہ سکو، اور انجام کار فتح کی امید رکھو، تو یہی آدمی جنگ جیت لینے کے برابر ہے۔ اگر تم خُداوند میں آرام پاؤ، جیسا کہ موسیٰ نے کہا، ”ٹھہر جاؤ، اور خُداوند کی نجات کو دیکھو،“ تو تم یقیناً بُرائی سے بچ نکلو گے۔

اب خوف کے لیے سب سے بہترین علاج یہی ہے کہ یسوع جی اُٹھا ہے۔ کیا میں کیسے خوف کھاؤں، جب وہ جو بادشاہوں کا خُداوندوں کا خُداوند ہے، میرا چوپان ہے، اور ضرور میری حفاظت کرے گا؟

اگر میرا خُداوند مردہ ہوتا، تو میں غیر محفوظ ہوتا۔ مگر جب تک یسوع زندہ ہے، میں محفوظ ہوں۔
 ”چونکہ میں زندہ ہوں، تم بھی جیتے رہو گے۔“
 !اوہ! کیسا عظیم جملہ ہے یہ

”میں اپنی بھیڑوں کو ہمیشہ کی زندگی دیتا ہوں، اور وہ کبھی ہلاک نہ ہوں گی، اور کوئی انہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا۔“

پس تُو کون ہے کہ ایسے آدمی سے ڈرتا ہے جو مرنے والا ہے، اور آدم زاد سے جو صرف کیڑے کی مانند ہے؟ اپنے زندہ نجات دہندہ میں آرام کر۔

خوف نہ کر، کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں—میں تیرے ساتھ ہوں—براساں نہ ہو، کیونکہ میں تیرا خُدا ہوں۔“
 میں تجھے زور بخشوں گا، ہاں، میں تیری مدد کروں گا، میں اپنی صداقت کے دہنے ہاتھ سے تجھے سنبھالوں گا۔
 جب تُو دریاؤں سے گزرے گا، میں تیرے ساتھ ہوں گا، اور وہ سیلاب تجھ پر غالب نہ آئیں گے۔
 ”جب تُو آگ میں چلے گا، تُو نہ جھلسے گا، اور شعلہ تجھ پر بھڑکنے نہ پائے گا۔“
 ”میں خُداوند ہوں، میں بدلتا نہیں، اس لیے اے یعقوب کی اولاد، تُو فنا نہ ہوئی۔“

پس لوٹ آ، اگر تُو طوفانوں میں اُلجھا ہوا ہے، اگر تُو خائف و ہراساں ہے، اور کانپتا اور لرزاں ہے، تو یسوع کی حیات کے سبب سے سکون پکڑ، اور صبر سے اپنی جان کو سنبھال۔

میں اس باب میں یہ بھی پاتا ہوں کہ بے ایمانی کی اگلی صورت حیرت ہے۔ یہ نیک عورتیں، خوف کے ساتھ ساتھ، تعجب میں بھی مبتلا تھیں—وہ معاملہ سمجھ نہ پائیں۔
 یہ راز اُن کے لیے بہت عظیم تھا۔ یہ کیسے ممکن ہے؟
 یہ انہیں پریشان کرتا تھا—یہ اُن کے دلوں کو بلا دیتا تھا۔

اب جب کبھی ہم انجیل کی عظیم سچائیوں پر متحیر ہوتے ہیں، تو اُن حیرتوں سے نکلنے کا سب سے عمدہ طریق یہ ہے کہ ایمان کے ساتھ خُدا کی صداقت اور سچائی کو تھامے رکھیں—اور اُس سچائی کو مضبوطی سے پکڑیں جسے ہم سمجھ سکتے ہیں—ایسے امر کو جو تاریخ کے باقی واقعات سے بھی زیادہ ثابت شدہ ہے یہی حقیقت کہ خُداوند یسوع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔

—عموماً جب ہم کسی عظیم تعلیم کے بارے میں فکرمند ہوتے ہیں تو اُس وقت اُس تعلیم پر بحث کرنا مناسب نہیں ہوتا۔
 اُس چیز پر زیادہ غور کرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو،
 جس پر تمہیں یقین ہے،
 بنسبت اُس بات کے جو تمہیں اس وقت متزلزل کر رہی ہے۔

تم پاؤ گے کہ اگر تم یسوع مسیح کی قیامت کو قبول کرو،
اور اُس پر بطور اس ضمانت کے آرام کرو کہ تم بھی جی اُٹھو گے
تو تمہارے لیے بہت سی اور قیمتی سچائیاں کھل جائیں گی۔

اور جیسے ایک عقیدہ دوسرے کو کھینچتا ہے، گویا زنجیر کی کڑیاں
تم پاؤ گے کہ ایمان کے عظیم رازوں پر تمہاری حیرت بھی مٹ جائے گی
—جب تم انجیل کے ایمان کا پہلا سادہ مگر بنیادی عقیدہ تھامو گے
کہ خُداوند یسوع، جو پُنطُس پِلاطُس کے عہد میں دُکھ اُٹھایا
،مصلوب ہوا، مر گیا، دفن ہوا
اور تیسرے دن حقیقی جسم اور خون کے ساتھ جی اُٹھا
،اور اب ہمیشہ زندہ ہے
،خُدا کے دینے ہاتھ پر بیٹھا ہے
اور بڑی قدرت کے ساتھ سلطنت کرتا ہے۔

تب تم نہ حیران ہو گے، نہ خوف زدہ۔
تم نہ کانپو گے، نہ حیرت میں پڑو گے
—اگر تم اِس سچائی سے لپٹے رہو
”وہ زندہ ہے! وہ زندہ ہے! یہ میں جانتا ہوں، اور اِسی پر میرا ایمان قائم ہے۔“

مزید برآں، معلوم ہوتا ہے کہ یہ نیک عورتیں
اپنے فرض کی ادائیگی سے محض اپنی بے ایمانی کے سبب باز رہیں۔
،انہیں حکم ملا کہ شاگردوں کو جا کر خبر دیں
،مگر کم از کم کچھ وقت کے لیے انہوں نے ایسا نہ کیا
،کیونکہ لکھا ہے، ”اور انہوں نے کسی سے کچھ نہ کہا
“کیونکہ وہ ڈری ہوئی تھیں۔

،وہ زبانیں جو تھوڑے ہی عرصے میں پُر زور گواہی دینے والی تھیں
خوف کے سبب جو اُن کی بے ایمانی سے پیدا ہوا، بالکل خاموش رہیں۔
وہ بول نہ سکیں۔

اوہ، اور یہی ایک شکایت ہے جو کلیسیا میں بہت عام ہے۔
،میں کچھ ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو کلام سنا سکتے ہیں
—لیکن سناتے نہیں
اور یہ بے ایمانی ہے جو انہیں خاموش رکھتی ہے۔

اور شاید آج تم ایسی صحبت میں تھے جہاں
،تمہیں محبت بھرا اور پُر جوش کلام کہنا چاہیے تھا
،لیکن تم نے نہ کہا
اور وہ خاموشی ایک ناپسندیدہ بزدلی سے تھی۔

اور تم اپنی زندگی میں بار بار ایسے مواقع پر موجود رہے
،جہاں خدمت آسان تھی
،لیکن تمہیں دشوار معلوم ہوئی
—کیونکہ تم بھول گئے کہ یسوع زندہ ہے
تم بھول گئے کہ وہ زندہ ہے
،تاکہ اپنی قوم کی نگرانی کرے
،زندہ ہے تاکہ جب وہ خدمت کی راہ میں ہوں
تو اُن کی مدد کرے۔

—اوہ، اگر ہم جانتے کہ وہ زندہ ہے
—ہاں، جانتے کہ وہ یہاں ہے

کہ وہ ہمارے قریب ہے،
کہ اُس کا دل ہمیں کبھی نہیں بھولتا
—اور اُس کی آنکھ ہم پر ہر لمحہ کھلی ہے
تو ہم اپنے فرائض میں جلد قدم بڑھاتے
اور ہکلاتی زبان بھی بولنے لگتی۔

اور وہ گناہ آلود خاموشی
جو کلیسیا کی رونق کو زائل کرتی ہے
اور اُس سے کئی فتوحات چھین لیتی ہے
ہمارے خوش دل گواہی دینے سے ٹوٹ جاتی
اور ہمارے شادمانہ ترانوں سے بدل جاتی۔

وہ گونگا شریر
جو بعض اوقات ہمیں قبضے میں لے لیتا ہے
اُس کا سب سے بہتر علاج یہی ہے کہ
ہم زندہ، شفاعت کرنے والے نجات دہندہ پر ایمان رکھیں۔

آگے چل کر، جب تم اپنی نظر نیچے باب پر دوڑاؤ
تو تم دیکھو گے کہ بے ایمانی زخم خوردہ محبت سے جڑتی ہے۔
جب مریم مجذلیہ شاگردوں کے پاس آئی
—تو اُس نے انہیں روتے پایا
غم سے روتے ہوئے
خُدا کے مرد و زنانه
ایک نہایت افسردہ جماعت
—سب گریہ کناں
ایک مردہ نجات دہندہ کے لیے
اُس پیارے دوست کے لیے جو انہیں روحانی فہم دینے والا پہلا تھا
اور جس نے انہیں ان کی پست حالت سے بلند کیا تھا۔

—وہ جا چکا تھا
—وہ مر چکا تھا
اور وہ بس روتے ہی رہے۔

پر وہ رونا موقوف کر دیتے، بلکہ کر چکے ہوتے اگر وہ جانتے یا ایمان رکھتے کہ وہ جی اُٹھا ہے۔
یہ آخری بات تھی جو انہیں کرنی چاہیے تھی کہ وہ روتے۔
!وہ جی اُٹھا، اور یہ رو رہے ہیں
—آسمان کی سب سے سب ستاروں جیسی ستار بربطیں مدح و حمد کے نغمے بکھیر رہی ہیں
!اور وہ لوگ جو اس جلیل القدر حقیقت کے سب سے زیادہ شریک تھے، اب تک آنسو بہا رہے ہیں

ہر فرشتہ آسمان کے مقدس برجوں سے جھک کر
—اُس جی اُٹھے منجی کو تعجب و تعظیم سے دیکھ رہا ہے
اور ادھر وہی لوگ، جو اُسے جانتے تھے، جو اُس سے محبت رکھتے تھے
غم و ماتم میں بیٹھے ہیں
!جبکہ تمام عالم بالا جشن میں مشغول ہے
یہ امر فی الحقیقت نہایت عجیب ہے۔

اور آج بھی، ہم میں یہی آفت بسا اوقات واقع ہوتی ہے۔
ہم ایک دوست کو کھو دیتے ہیں—کون ہے ہم میں سے جس نے نہ کھویا ہو؟
ہم شوہر، بیوی، یا اولاد کو کھو بیٹھتے ہیں۔
یہ رشتے ہمارے دل کو بہت پیارے ہوتے ہیں
اور جب وہ ٹوٹتے ہیں

تو دل سے خون جاری ہوتا ہے،
—اور ہم روتے ہیں، روتے ہیں، اور بار بار روتے ہیں
یہاں تک کہ اُس میں نجات دہندہ کی مرضی کے لیے فرمانبرداری کی کمی آ جاتی ہے
اور اُس کے الٰہی ارادے کے آگے سپردگی کا جذبہ ماند پڑ جاتا ہے۔

مگر اگر ہم یاد رکھیں کہ وہ زندہ ہے
تو ہم یہ بھی یاد رکھیں گے کہ جو یسوع میں سوتے ہیں
انہیں بھی خُدا اپنے ساتھ لائے گا۔
کیونکہ اگر یسوع مردوں میں سے جی اُٹھا
تو اُس کی ساری اُمت کو بھی جی اُٹھنا لازم ہے۔

ہم اُن کی مانند غمگین نہیں جو بے امید ہیں۔
ہم اپنے عزیز خاک کو زمین کے سپرد کرتے ہیں
مگر صرف کچھ وقت کے لیے۔
ہم اُسے نیچے لٹاتے ہیں
مگر خُدا کا شکر ہو، کہ وہ اور نیچے نہیں جا سکتا۔

فساد اِس جسم کو کھا نہیں سکتا
بلکہ اُسے پاک کر دے گا
یہاں تک کہ جب نرسنگا پھونکا جائے گا
تو وہی بدن
جس پر ہم نے اشک بہائے تھے
پاکیزہ جلال میں جی اُٹھے گا
اور مسیح کے جلالی بدن کی صورت پر ڈھالا جائے گا۔

موت کی ساری چہن چہن لی گئی ہے
—جب ہم یہ یاد رکھتے ہیں
کہ جان، زندہ نجات دہندہ کی صحبت میں ہے
اور جسم، گویا آستر کی مانند
خُوشبوؤں میں نہاتا ہے
تاکہ اُس جلالی خُداوند کی آغوش کے لیے تیار ہو۔

پُرانا، فرسودہ لباس کچھ وقت کے لیے اتار رکھا گیا ہے
تاوقتیکہ خُدا اُسے آسمان کی عیدوں میں زیب تن کیے جانے کے قابل بنا دے۔

اوہ! اگر یسوع زندہ ہے
تو ہم اپنے آنسو پونچھ ڈالیں
اور ہم اپنے مردوں کو قبروں کی طرف نہ لے جائیں
نہ تو گریہ و زاری کی آواز سے
نہ بین و ماتم کے شور سے
بلکہ مقدس زبوروں اور فتح کی صداؤں کے ساتھ۔

ہم اُس غالب مجاہد کو اُس کی آرام گاہ میں اتارتے ہیں
یقین اور وثوق کے ساتھ
کہ وہ ایک دن اپنے سردار کی ابدی فتح میں شریک ہونے کے لیے جی اُٹھے گا۔

مسیح جی اُٹھا" —یہی وہ مریم ہے جو زخم خوردہ محبت کا علاج ہے"
جب یہ زخم بے ایمانی سے سوزش پکڑ لیتا ہے۔

مزید یہ کہ
یہ مبارک تعلیم کہ مسیح جی اُٹھا ہے

ہماری اُن دشواریوں کا بھی علاج ہے
جو ہمیں آسمانی باتوں کے ساتھ ہمکلامی میں درپیش ہوتی ہیں۔

یہ بات اس باب میں پہلے بیان ہوئی ہے
اگرچہ میں اُسے اخیر میں پیش کر رہا ہوں۔

—فرشتہ عورتوں پر ظاہر ہوا
لوقا کے مطابق دو فرشتے بعض اور عورتوں پر ظاہر ہوئے
اور اُن سے ہمکلام ہونے کے بجائے
وہ بھاگ گئیں۔
وہ خوفزدہ اور حیران تھیں۔
فرشتوں نے کہا، ”خوف نہ کرو
کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ تم یسوع کو ڈھونڈتی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔
“وہ یہاں نہیں، کیونکہ وہ جی اُٹھا ہے۔

اب میں سمجھتا ہوں
اگر میں اور تم زندہ نجات دہندہ پر پورے ایمان میں ہوتے
اور ہم کسی فرشتے سے ملاقات کرتے
تو ہم حیران نہ ہوتے۔

—اگر ہم کسی فرشتے کو دیکھتے
اگر ایک بار پھر روحیں جسم کا سا منظر اختیار کر کے ہماری آنکھوں کے سامنے ظاہر ہوتیں
تو میں سمجھتا ہوں
اگر ہمارا ایمان کامل ہوتا
تو ہم اُس موقع سے فائدہ اٹھاتے
اور اُن سے اُن آسمانی اسرار کے متعلق کچھ سیکھنے کی کوشش کرتے
اور بالخصوص، اُن کے خُداوند کے متعلق۔

اوہ! اگر مجھے اجازت ہوتی
تو میں کسی درخشاں فرشتہ سے ایک گھڑی ملاقات کا خواہاں ہوتا
تاکہ میں اُس سے اُن رازوں کو دریافت کرتا
جو ابھی تک کسی آنکھ نے نہ دیکھے۔

—اگر اُسے اجازت ہوتی کہ وہ کچھ بیان کرے
—شاید کچھ وہ کہہ نہ سکتا ہو
اگر اُسے اجازت ہوتی کہ وہ پردہ کے پیچھے کے جلال اور
اُس سنہرے شہر کی گلیوں
اور قیمتی پتھروں کی بارہ بنیادوں کی بابت کچھ بتائے
تو ہماری جستجو ایک مقدس رخ اختیار کر لیتی۔

اور اگر ہم سوال نہ بھی کر پاتے
تو بھی ہم رفاقت ضرور رکھتے۔
ہم خوش ہوتے کہ اُن ارواح کو دیکھیں
جو ہماری جنس کی قریبی ہیں
—کیونکہ اب بھی—ہاں، اب بھی
ہم اُن سے بیگانہ نہیں ہیں۔

وہ ہمیں اپنے ہاتھوں پر اُٹھائے پھرتے ہیں
تاکہ ہمارا پاؤں پتھر سے نہ ٹکرائے
—اور ہم اُس عام انجمن اور پہلوٹھوں کی کلیسیا تک پہنچ چکے ہیں

ہم فرشتگان کے اس لشکر میں آ چکے ہیں
اُن کے ساتھ جن کے نام آسمان میں لکھے ہیں۔

ہم اُس بے شمار جماعت کے ساتھ شامل ہو چکے ہیں
ایمان کے وسیلہ سے
اور اگر ہمیں اُن کی جھلک دکھائی دے
تو ہم خوفزدہ نہ ہوں گے۔

اب یہ ایک قطعی حقیقت ہے کہ مسیح جی اُٹھا ہے، اور یہی حقیقت ہمارے اور روحانی جہان کے درمیان ایک کھلا دروازہ بنا دیتی ہے۔

ایک انسان، گوشت اور خون کا، آسمان کی بلندیوں میں داخل ہوا ہے۔
—ایک ایسا انسان جس نے بھونی ہوئی مچھلی اور شہد کا چھتا کھایا
—ایک ایسا انسان جس نے فرمایا، ”میرے بدن کو چھو کر دیکھو کہ یہ میں ہی ہوں
—ایک ایسا انسان جس کے بارے میں لکھا ہے، ”اُس نے انہیں اپنے ہاتھ اور اپنی پسلی دکھائی
ایک ایسا انسان جس نے اپنے ایک دوست سے فرمایا، ”اپنی انگلی لا اور میرے ہاتھ کو دیکھ
—اپنا ہاتھ لا اور میری پسلی میں ڈال
ایسا انسان جلالِ اعلیٰ میں داخل ہوا ہے
اور اُس نے ایک زندہ راہ کھولی ہے
جس کے وسیلہ سے ہماری فرشتگان کے ساتھ اور اُن کے آقا کے ساتھ رفاقت کامل ہو گئی ہے۔

اوہ! اس میں رُوحانی ادبِان کے لیے خوشی کا بہت وافر سامان ہے
اور وہ سب رکاوٹیں جو بے ایمانی ہمارے راستہ میں ڈالتی ہے
اس مکمل یقین سے دور ہو جاتی ہیں کہ
!خُداوند جی اُٹھا ہے—فی الحقیقت جی اُٹھا ہے

مگر اب مجھے اس نکتہ پر توقف نہیں کرنا
کہ بے ایمانی کی عظیم طاقت کا تریاق
مسیح کے جی اُٹھنے کی مبارک اور یقینی حقیقت میں پایا جاتا ہے۔

—اب آئیں، ہم ایک قدم اور آگے بڑھیں

III

خُداوند کے جی اُٹھنے کے بعض اور نتائج :

ہم اس باب میں دیکھتے ہیں کہ
اُس کے جی اُٹھنے کا ایک ابتدائی نتیجہ
کلیسیا میں ایک عام، شدید، اور ہمہ گیر سرگرمی تھا۔

اُس نے اُن سے فرمایا
”تم تمام دُنیا میں جا کر تمام مخلوق کے سامنے خوشخبری کی منادی کرو۔“

پھر ہم پڑھتے ہیں
”وہ آسمان پر اُٹھایا گیا اور خُدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا“
اور وہ نکل گئے اور ہر جگہ منادی کرتے رہے
”اور خُداوند اُن کے ساتھ کام کرتا رہا۔“

اور میں اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہوں
کہ اگر ہم پورے طور پر یہ سمجھ پاتے
کہ مسیح جی اُٹھا ہے
تو ہم سب زیادہ سرگرم ہوتے۔

—کسی خیال کے لیے جوش پیدا کرنا بہت مشکل ہے
—کم از کم انگلستان میں تو ایسا ہے
،ممکن ہے کسی زیادہ جذباتی یا حساس قوم میں ایسا نہ ہو
مگر یہاں ہم عام طور پر محض کسی نظریہ کے لیے پرجوش نہیں ہو جاتے۔

مگر کیا کوئی انسان ایسا ہے جو کسی شخص کے لیے جوش نہ رکھے؟
،ایک انسان، ایک زندہ ہستی
ہمیشہ کسی نظریہ یا عقیدہ کی نسبت
دلوں پر زیادہ اثر رکھتی ہے۔

،تاریخ میں میرے سامنے کوئی عظیم اصول رکھو
،تو تم عموماً پاؤ گے کہ وہ اصول خود کچھ نہ کر سکا
—جب تک کہ وہ کسی انسان کے قالب میں نہ ڈھل گیا
،اور جب کسی دلیر انسان نے اُس اصول کی نمائندگی کی
تو اُسی وقت وہ اصول انسانی دلوں تک راہ پا گئے۔

ایسا ہی کلیسیا میں بھی ہے۔
—میں سمجھتا ہوں کچھ لوگ عقائد یا مسلمات پر جوش رکھتے ہوں گے
،میں نہیں جانتا
—مگر یہ ضرور جانتا ہوں
کہ کلیسیا میں سب سے زیادہ جوش و ولولہ رکھنے والے وہی ہیں
،جو اُسے جانتے ہیں، اُسے پیار کرتے ہیں
اُس کے ساتھ جیتے ہیں، اور اُس کی خدمت کرتے ہیں۔

آسمان کا جوش اُن پر سایہ فگن ہوتا ہے۔
،وہ اپنے تاج اُس کے قدموں پر ڈالتے ہیں
،اور جب وہ خدا اور برہ کو دیکھتے ہیں تو پکارتے ہیں
”اہلویاہ“

،یہ شخصی پرستش ہے
—اور اُن کی روحیں مبارک اور الہی حضوری سے جنبش پاتی ہیں
اور کلیسیا میں بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔

،ہمارے پاس ایک زندہ نجات دہندہ ہے
ایک زندہ سالار۔
وہ جنگ سے باہر نہیں۔
وہ اب بھی ہم پر نظر رکھتا ہے۔
وہ اب بھی اسی پرانے جلیل مقصد میں ہمارے ساتھ لڑ رہا ہے۔

اوہ! ہم میں سے کون سست رہے گا
جب سردار کی نگاہ اُس پر ہو؟

—یسوع دیکھ رہا ہے
،یسوع، جو ہمارے ایمان کا بانی اور کامل کرنے والا ہے
دوڑ کے میدان میں ہم پر نظر رکھے ہوئے ہے۔
،پس اُنیں ہم صبر سے دوڑیں
،کیونکہ ہم اُسے دیکھتے ہیں
اور وہ ہمیں دیکھتا ہے۔

یہی مسیحی صبر کا اصول
ہم سب کو اپنے آقا کے جلال اور عزت کے لیے
کچھ نہ کچھ کرنے پر آمادہ کرے۔

مگر اس کے علاوہ بھی
ہم دیکھتے ہیں کہ
مسیح کی حضوری نے اُس وقت کلیسیا کو معجزات عطا کیے۔

جی اُٹھے نجات دہندہ نے اُنہیں اجنبی زبانوں کا انعام دیا
اور وہ بولنے لگے
اگرچہ وہ تعلیم یافتہ نہ تھے
تاہم ہر قوم کے لوگ اُنہیں سمجھنے لگے۔

اُنہوں نے عجیب و غریب نشان دکھائے۔
—ہماری ایمان اُن نشانوں کی طرف نہیں لے جاتی
اور نہ لے جائے گی۔
یہ حکمت سے ہم سے روکے گئے ہیں۔

لیکن اگرچہ ہم ظاہری دنیا میں معجزات نہیں دکھاتے
پھر بھی ہر سچی منادی معجزہ آفرینی ہے۔

ایک سادہ تعلیم دینا
—ایک بات کو خوش اسلوبی سے کہنا
یہ سب کچھ منادی نہیں ہوتا جیسا خُدا اُس کو سمجھتا ہے۔
—فصاحت، خطابت، شائستگی، الفاظ کی چستی
یہ سب دُنیا کے انسانوں میں عام باتیں ہیں۔
ہر کوئی کسی نہ کسی درجے میں بول سکتا ہے۔
یہ خُدا کا کام نہیں۔

—مگر سچی منادی
—جان بچانے والی منادی
—وہ منادی جس میں رُوح کی آواز انسان کے ذریعے بولتی ہے
یہی معجزہ دکھانے والا کام ہے۔

—میرے بھائیو، تم جانتے ہو کہ بعض لوگ منادی نہیں کر سکتے
وہ خود کہتے ہیں کہ وہ خوشخبری کی منادی نہیں کر سکتے۔

—میری مراد یہ ہے
وہ خُدا کے زندہ لوگوں کو وعظ کریں گے
—خُدا کے زندہ کیے ہوؤں کو
اور پھر کہیں گے
”جہاں تک تمہارا تعلق ہے، جو گناہ میں مردہ ہو“
”میرے پاس تمہارے لیے کچھ نہیں۔
یہ اُن کا نظریہ ہے۔
وہ بڑے دیانتدار ہیں۔

خُدا نے اُنہیں خوشخبری سنانے کو نہیں بھیجا
اور وہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ ایسا کر ہی نہیں سکتے۔

پس افسوس ہے اُن پر جو منادی کی کوشش کریں جنہیں خُدا نے نہیں بھیجا، لیکن وہ شخص جسے خُدا بھیجتا ہے، وہ بھی جانتا
ہے، جیسے کہ دوسرا جانتا تھا، کہ سامع اگر غیر توبہ یافتہ ہے تو وہ گناہوں اور خطاؤں میں مردہ ہے۔
وہ جانتا ہے کہ ایسے لوگوں سے بات کرنا عموماً عبث ہوتا ہے۔
وہ جانتا ہے کہ وہ اپنے زور بازو سے یہ جرأت نہیں کر سکتا

، ”اور روحانی مُردوں سے کہنا کہ ”زندہ ہو جا
اپنی ذات میں حماقت کی انتہا ہے۔

مگر وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ خُدا اُس کے ساتھ ہے
، کہ خُدا نے اُسے بھیجا ہے
اور حِزقی ایل نبی کی مانند
گناہگاروں کے اجتماع کو خشک ہڈیوں کی وادی کی مانند دیکھتے ہوئے
”وہ یہ نہیں کہتا، ”میں تم سے کچھ نہیں کہہ سکتا، تم مردہ ہو۔
بلکہ اپنے آقا کے نام سے پکار کر کہتا ہے
! اے خشک ہڈیو! خُداوند کا کلام سُن“
:یوں فرماتا ہے خُداوند
، ”! اے خشک ہڈیو! زندہ ہو جا

، خُدا نے اُس شخص کو بھیجا
، اور جب وہ اُن ہڈیوں پر نبوت کرتا ہے
، تو وہ ہڈیاں آپس میں جڑ جاتی ہیں
ہر ایک اپنی ہڈی سے، اور وہ زندہ ہو جاتی ہیں۔

، اور جب دو رسول خوبصورت دروازے پر لنگڑے کو دیکھتے ہیں
—تو وہ یہ نہیں کہتے، ”تو لنگڑا ہے، ہم خُدا کے نام پر امید رکھتے ہیں کہ تو شفا پا جائے گا
، ہمیں تجھ سے کچھ کہنا نہیں۔

، بلکہ وہ کہتے ہیں
، ”!یسوع ناصری کے نام سے، اُٹھ اور چل پھر“
، وہ اُس آدمی کو وہ کرنے کو کہتے ہیں جو وہ نہیں کر سکتا تھا
، مگر جب وہ اُسے حکم دیتے ہیں
تو اُس میں قدرت آ جاتی ہے کہ وہ اُسے بجا لائے۔

، اور جب ہم گناہگار سے کہتے ہیں
، ”ایمان لا، اور زندہ ہو“
، تو خُدا اُس خوشخبری کے حکم میں قدرت بھیجتا ہے
، اور وہ واقعی توبہ کرتا ہے
، واقعی ایمان لاتا ہے
، واقعی زندہ ہوتا ہے
واقعی اُس امید کی طرف بھاگتا ہے جو خوشخبری میں اُس کے سامنے رکھی گئی ہے۔

، اور آج بھی ہر مسیحی اپنے دائرہ میں معجزہ آفرین ہے
روحانی اُمور کے دائرہ میں۔
، وہ خُدا کی قدرت سے اندھی آنکھیں کھولتا ہے
، وہ یسوع کے زور سے بہروں کے کان کھولتا ہے
، وہ بھی مُردوں کو زندہ کرتا ہے
—وہ بھی بدروحوں کو خارج کرتا ہے
، اب بھی بلند تر دائرہ میں
عقل و روح کے دائرہ میں۔

—اور ہمارے آسمانی خُداوند نے ہمیں یہی قدرت بخشی ہے
، یہ قدرت ہم مکمل طور پر اُسی سے پاتے ہیں
کیونکہ اُسی کو آسمان اور زمین میں تمام قدرت بخشی گئی ہے۔
، پس ہم جاتے ہیں اور سب قوموں کو تعلیم دیتے ہیں
اور وہ تعلیم نتیجہ خیز ہوتی ہے۔

اب مجھے تمہیں زیادہ دیر نہ روکنا چاہیے
سوائے اس کے کہ میں اس پر روشنی ڈالوں کہ
خداوند کے جی اُٹھنے کے نتیجہ میں
الہی قدرت
اعلیٰ ترین قدرت
یسوع مسیح کی ذات میں مرکوز ہو گئی ہے۔

وہ ہمیشہ خدا تھا
اور اب بطور خدا—انسان
بین خدا اور انسان درمیانی
تمام قدرت اُسی میں مجتمع ہو گئی ہے۔

—اور یہ قدرت وہاں اس لیے ذخیرہ نہیں ہوئی کہ بے کار رہے
نہ کہ کسی گولہ بارود کی مانند جو کبھی استعمال نہ ہو
کیونکہ اگر تم آخری آیت کو دیکھو تو یہ ہے
”اور خداوند اُن کے ساتھ کام کرتا رہا۔“
کیا یہ خیال خوش کن نہیں
کہ یسوع صرف دکھ اُٹھانے والا نہیں
بلکہ اب بھی کام کرنے والا ہے؟
”خداوند اُن کے ساتھ کام کرتا رہا۔“

فدیہ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔
نجات کا کام جاری ہے۔
”خداوند اُن کے ساتھ کام کرتا رہا۔“
ہم اُسے نہیں دیکھتے
مگر وہ کام کرتا ہے۔

اکثر وہ قدرت جو کم دکھائی دیتی ہے
سب سے زیادہ زور آور ہوتی ہے
اور کلیسیا میں تو
جو کچھ حواس سے محسوس نہیں ہوتا
وہی سب سے بڑی قدرت ہے۔

اے ایماندار
اگر دُنیا کی تبدیلی کلیسیا پر منحصر ہوتی
اگر برگزیدوں کا جمع ہونا ہم پر موقوف ہوتا
تو یہ کبھی نہ ہوتا۔

مگر خدا ہمیں اس مقصد کے لیے استعمال کرتا ہے
اور اس لیے وہ پہلے ہمارے اندر کام کرتا ہے
پھر وہ ہمارے ساتھ کام کرتا ہے۔

یہ بات ہمیں خدمت کی طرف مائل کرنے کو کتنی شاندار ہمت دیتی ہے
یہ ننھا سا بازو، کیا کر سکتا ہے؟
مگر وہ ابدی بازو
کیا کچھ نہیں کر سکتا؟

یہ زبان، کتنی کمزور ہے
مگر اُس کی آواز
—جس نے اس طرح کلام کیا جیسا کسی انسان نے نہ کیا
!کتنی زور آور ہے

ہماری روحیں، محدود اور تنگ دائرہ میں
کیا اثر ڈال سکتی ہیں؟
مگر اُس کی بے کنار رُوح
کیا کچھ نہیں کر سکتی؟

!اوہ

جو کوئی یہاں اپنے آقا کی خدمت کر رہا ہے
وہ ہر طرح کی مایوسی یا دل شکستگی کو الوداع کہے۔

خُدا کی عظیم فوج شکست خوردہ نہیں۔
—وہ کبھی ہو ہی نہیں سکتی
آخر کار وہ فتح یاب ہوگی۔

اور یہاں تک کہ ہمارے عظیم سپہ سالار کی اُس الہی تدبیر کے وہ حصے
جو پیچھے ہٹتے جیسے معلوم ہوتے ہیں
وہ بھی دراصل اُس کی دائمی فتح کا ہی ایک حصہ ہوتے ہیں۔

وہ لڑ رہا ہے
اور آخر تک جنگ کو جیت لے گا۔

ایماندار کے لیے یہ بڑی تسلی کی بات ہے
کہ یسوع زندہ ہے
اور جلال میں زندہ ہے۔

میں یاد رکھتا ہوں
اور میں اسے دوبارہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا
میں یاد رکھتا ہوں کہ
جب میں شدید ترین غم کے اُس گھڑی سے گزر رہا تھا
جس سے ایک ذہن گزر سکتا ہے
تو صرف ایک ہی بات نے مجھے بحال کیا اور تسلی دی۔

سری گارٹنز کے اُس ہولناک سانحہ کے بعد
جب میری عقل متزلزل ہو گئی
—اور میرا غم شدید تھا
جب میں تقریباً تین ہفتے تک اپنا شعور کھو بیٹھا تھا
—مایوس اور دل شکستہ ہو گیا تھا
میں تنہا، خلوت میں چہل قدمی کر رہا تھا
ماتم و گریہ کرتے ہوئے
جیسا کہ میں دن رات کرتا رہا
تو یکایک میرے ذہن میں
ایسا جیسے آسمان سے نازل ہوا ہو
یہ آیت اُتری
خُدا نے اُسے بہت سرفراز کیا
اور اُسے وہ نام بخشا
جو ہر نام سے بالا ہے
”کہ یسوع کے نام پر ہر گھٹنا جھکے۔“

تم باقی آیت جانتے ہو۔
میرے دل میں جو خیال آیا وہ یہ تھا
میں اُس کا سپاہی ہوں
—اور ایک کھانی میں پڑا مرنے والا ہوں

کیا فرق پڑتا ہے؟
—بادشاہ فتح یاب ہو چکا ہے
مسیح فتح یاب ہو چکا ہے

مسیح پیش رو ہے۔ اگر میں گُٹے کی مانند مر جاؤں، تو پرواہ نہیں—تاج اُس کے سر پر ہے۔
وہ باحفاظت سربلند کیا گیا ہے۔ اسی لمحے میں خوش ہو گیا۔
میرا غم جاتا رہا۔

میں نے اپنے آپ کو مکمل بحال پایا۔
میں ایک ویران جگہ میں زانو پر گرا اور اُس خُدا کی حمد کرنے لگا
جس نے اپنی بے پایاں رحمت میں
اُس آیت کو میری روح کے لیے مرہم بنایا۔

اب شاید یہاں کوئی ایسا ہو
،جو میرے جیسے دُکھ اور افسردگی میں مبتلا ہو
پست دل اور شکستہ خاطر ہو۔

،اگر تُو یسوع سے حقیقی محبت رکھتا ہے
تو تیرے درد کا کوئی بلند تر مرہم نہیں
—سوائے اِس کے
،کہ وہ حکمران ہے
وہ جلالی ہے۔

سلطنت اُس کے کندھوں سے لی نہیں گئی۔
ہمارا بادشاہ قید میں نہیں۔
ہمارا شہنشاہ اپنی تلوار ہار نہیں گیا۔
ہمارا شہزادہ جلاوطن نہیں۔

ہماری سلطنت کبھی فنا نہیں ہوتی۔
یروشلم کا شہر محاصرہ میں نہیں۔
اُس کی گلیوں میں کبھی نان کی قلت نہ ہوگی۔

خُدا اُس کے بیچ میں ہے؛ وہ جنبش نہ کھائے گی؛
”خُدا اُس کی مدد کرے گا، سویرے ہی۔“

،چاہے اُمتیں شور مچائیں
،قومیں متحرک ہوں
،ساری زمین ہلنے لگے
—پہاڑ سمندر کے بیچ ڈالے جائیں

،خُدا ہماری پناہ اور قوت ہے
مصیبت کے وقت میں بہت ہی حاضر مدد۔

،خُدا حکمرانی کرتا ہے
اور یسوع کی بادشاہی اُس ناقابلِ تغیر فرمان سے قائم ہے
جو ازل سے مقرر ہے۔

پس،
اپنے سر بلند کرو
،اے مقدسو
کیونکہ تمہاری نجات نزدیک آ گئی ہے۔

اور ابھی سے
اپنے خوشی کے ہاتھ تالیاں بجا کر اُٹھاؤ
اور واپس لوٹو زندگی کے اُس معرکہ میں
جب تک کہ تمہارا آقا تمہیں گھر نہ بُلا لے
،سچے سپاہیوں کی مانند
،جو اُندھ نہ کبھی ڈریں گے
نہ کبھی جنگ کے دن پیٹھ دکھائیں گے۔

خُدا کرے کہ ایسا ہی ہو
اپنے نام کی خاطر۔
آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپرُجن
مرقس باب 16

،اگرچہ یہ فائدہ سے خالی نہیں کہ ہم اپنے مدفون خُداوند کے مقبرہ کے سامنے بیٹھیں
تاہم ہم اُسے وہاں، حتیٰ کہ خیال میں بھی، نہیں چھوڑ سکتے۔
پس اُو، اُس خالی قبر کو دیکھیں اور اُس کے جی اُٹھنے کا حال پڑھیں۔

:آیت 1

،اور جب سبت کا دن گزر چکا
،مریم مگدلینی اور یعقوب کی ماں مریم اور سلومی خوشبودار چیزیں خرید لائیں
تاکہ جا کر اُسے چُڑھیں۔

،یعنی وہ تجہیز و تکفین جو غروب آفتاب کے وقت عجلت سے کی گئی تھی
اُسے مکمل کرنے کو آئیں۔

:آیت 2

،اور ہفتہ کے پہلے دن، بہت سویرے سورج نکلتے وقت
وہ قبر پر آئیں۔

—آئیں اُس کام کے لیے جو اب غیر ضروری تھا
اُسے حنوط کرنے کو، جو اب مردہ نہ رہا تھا۔
،لیکن چونکہ اُن کی محبت نے یہ تجویز کی
اُن کے خُداوند نے اُسے قبول فرمایا۔

مجھے ذرّہ بھر شک نہیں کہ
خُدا کے بہت سے لوگ
ایسے اعمال کرتے یا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں
،جو بظاہر غیر ضروری ہوتے ہیں
مگر خُداوند اُنہیں رد نہیں کرتا۔

جب تک دل مخلصانہ طور پر
،محبت بھرا خراج عقیدت پیش کرنا چاہتا ہو
،اگرچہ کچھ امور میں وہ غلط ہو
حتیٰ کہ اگر وہ خوشبو اور مُر لے کر اُس کے لیے آئے
،جو اب مردہ نہیں
تو بھی وہ مقبول ہے۔

”وہ سورج نکلنے کے وقت قبر پر آئیں۔“
—ایک اور سورج طلوع ہو چکا تھا
آفتابِ آفتاب زمین پر چمکا تھا۔

آیت 3:

”اور آپس میں کہتی تھیں
”کون ہمارے لیے قبر کے دروازے پر سے پتھر کو ہٹائے گا؟“
ہم اکثر اُن مشکلات کے بارے میں فکرمند ہوتے ہیں
جو ہوتی ہی نہیں۔

آیت 4-5:

”پر جب اُنہوں نے نظر کی
تو دیکھا کہ وہ پتھر لڑکا ہوا ہے
کیونکہ وہ بہت بڑا تھا۔

اور وہ قبر میں داخل ہوئیں
—تو ایک جوان کو دیکھا

—یعنی فرشتہ اُس صورت میں

آیت 5-7:

جو دائیں طرف سفید لمبا جامہ پہنے بیٹھا تھا؛
اور وہ دہشت زدہ ہو گئیں۔

”اُس نے اُن سے کہا
خوف نہ کرو؛“
”تم ناصری یسوع کو ڈھونڈتی ہو
جو مصلوب ہوا تھا۔

وہ جی اُٹھا ہے؛ وہ یہاں نہیں؛
دیکھو، یہی وہ جگہ ہے جہاں اُنہوں نے اُسے رکھا تھا۔

”پر اب جاؤ

یعنی جب اپنی آنکھوں کو تسلی دے چکیں، تو راہ لو۔

آیت 7:

”اُس کے شاگردوں اور پطرس سے کہو“
کہ وہ تم سے پہلے گلیل کو جاتا ہے؛
”وہاں تم اُسے دیکھو گے
“جیسا اُس نے تم سے فرمایا تھا۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپرژن

مرقس باب 16

”کیا خوبصورت لطافتیں ہیں اُس مختصر کلام میں
—”اُس کے شاگردوں اور پطرس سے کہو“
—یعنی اُس سے بھی، جس نے انکار کیا کہ وہ اُس کا شاگرد ہے
اُسی پطرس سے۔

،اگر کسی اور کا ذکر چھوٹ بھی جائے
!تو اُس غریب پطرس کو فراموش نہ کرنا

"اور وہ دوسرا فقرہ: "جیسا اُس نے تم سے فرمایا تھا۔
،مسیح کے کلام ہمیشہ پورے ہوتے ہیں
اور اگر آسمان سے کوئی فرشتہ بھی آ کر
،خُدا کی قوم کو کسی خاص برکت کی بشارت دے
تو وہ وہی ہوگی
جسے مسیح پہلے ہی وعدہ کر چکا ہو۔
"جیسا اُس نے تم سے فرمایا تھا۔"

:آیات 8-9

پس وہ جلدی سے نکلیں
،اور قبر سے بھاگ گئیں
کیونکہ وہ کانپتی تھیں اور حیران تھیں؛
اور کسی سے کچھ نہ کہا، کیونکہ وہ ڈری ہوئی تھیں۔

،اب جب یسوع ہفتہ کے پہلے دن سویرے جی اُٹھا
تو پہلے مریم مگدلینی کو دکھائی دیا
جس میں سے اُس نے سات بدروحیں نکالی تھیں۔

پس وہ ایک عجیب نمونہ ہے اُس کی رحمت کا۔
،اس میں تعجب نہیں کہ وہ سب سے پہلے قبر پر پہنچی
اور کوئی حیرانی نہیں کہ مسیح اُسے پہلے ظاہر ہوا۔

میں یقین رکھتا ہوں
،کہ وہ لوگ جو سب سے پست حالت سے اُٹھائے گئے
،جنہوں نے خُداوند کی محبت کو شدت سے محسوس کیا
وہ اُن میں سے ہوتے ہیں
جو سب سے پہلے یسوع کو دیکھتے ہیں
،جب وہ ظاہر ہوتا ہے
اور وہی اُس کا پہلا دیدار پاتے ہیں۔

:آیات 10-11

اور اُس نے جا کر اُن کو بتایا
،جو اُس کے ساتھ تھے
جب وہ ماتم کر رہے تھے اور رو رہے تھے۔

،اور جب اُنہوں نے سُننا کہ وہ زندہ ہے
،اور اُسے اُس نے دیکھا ہے
تو اُنہوں نے یقین نہ کیا۔

یہ وہی تھا جو اُس نے پہلے فرمایا تھا؛
،یہ وہی تھا جو مریم نے گواہی دی
پر اُنہوں نے مریم مگدلینی کو غلطی پر سمجھا۔
،اپنی بہن، جسے وہ دیانتدار جانتے تھے
اُس کی بات پر بھی یقین نہ کیا۔

:آیات 12-13

اُس کے بعد اُس نے دو اور کو
،کسی اور صورت میں راستہ میں

جب وہ دیہات کی طرف جا رہے تھے
ظاہر کیا۔

اور انہوں نے جا کر باقیوں کو بتایا
لیکن انہوں نے اُن کا بھی یقین نہ کیا۔

اگرچہ یہ ایک سخت بات تھی
مکہ مصلوب مسیح واقعی مُردوں میں سے جی اُٹھا ہو
تو بھی، دو مزید گواہوں کے ہوتے ہوئے
انہیں مان لینا چاہیے تھا۔

:آیت 14

پھر اُس نے اُن گیارہ کو کھانے کے وقت ظاہر ہو کر
اُن کے ایمان نہ لانے اور دل کی سختی پر ملامت کی
کیونکہ انہوں نے اُن کی گواہی پر یقین نہ کیا
جنہوں نے اُسے جی اُٹھنے کے بعد دیکھا تھا۔

اور جب اُس نے انہیں ملامت کی
تو بہت سی باتیں اُن سے کہیں
جن کا ذکر دیگر مبشرین کرتے ہیں۔

:آیات 15-16

اور اُس نے اُن سے فرمایا
تمام دنیا میں جا کر
تمام مخلوق کو خوشخبری سناؤ۔
جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے
وہ نجات پائے گا؛
پر جو ایمان نہ لائے
"وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا۔"

—یہی ہے اُس عظیم مأموریت کا نچوڑ
مسیح کا پیغام ایک ہلاک ہونے والی دنیا کے لیے۔
ہمیں اسے کبھی بدلنا نہ چاہیے۔
نہ ہم بپتسمہ کو چھوڑیں
نہ ایمان سے پہلے رکھیں
نہ اُس اختتامی وارننگ کو نظر انداز کریں
اگرچہ بعض اس مقام پر پہنچ کر برا فروختہ ہو جاتے ہیں۔
خُدا اُن کے حلق صاف کرے
اور انہیں ویسا ہی انجیلی پیغام سنانے کی توفیق دے
جیسا خُداوند نے فرمایا
"جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا"
"پر جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا۔"

:آیات 17-18

اور یہ نشان اُن کے ساتھ ہوں گے
جو ایمان لائیں گے
میرے نام سے وہ بدروحوں کو نکالیں گے
نئی زبانیں بولیں گے
سانپوں کو اُٹھائیں گے
اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پیئیں
تو انہیں نقصان نہ پہنچے گا

وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے
اور وہ اچھے ہو جائیں گے۔

اور ایسا ہی ہوا۔
جب تک معجزات کا زمانہ جاری رہا،
اُن کا ایمان ایسے نشانات سے دنیا کے سامنے ثابت ہوا۔
وہ دُور اُس وقت تک رہا
جب تک دنیا کو قائل کرنے کا وقت تھا۔
—اب وقت بے ایمان کا
اگرچہ روزمرہ کے نشان کم ہیں
تو بھی تمام صدیوں کے ثبوت ہمارے پیچھے موجود ہیں۔

آیات 19-20:

پس جب خُداوند نے اُن سے کلام کر چکا
تو آسمان پر اُٹھایا گیا
اور خُدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا۔

اور وہ نکل گئے
اور ہر جگہ منادی کی
اور خُداوند اُن کے ساتھ کام کرتا رہا
اور کلام کی تصدیق کرتا رہا
اُن نشانات کے ذریعے جو اُس کے پیچھے ہوتے تھے۔
آمین۔